پھر عروج رحمتہ اللہ نے بڑا کام یہ کیا ہے کہ تصوّف کی خاص خاص اہم کتابوں (تعداد ۱۷) پر تبصرہ کرتے ہوئے کھوٹا کھرا بالکل نتھار دیا ہے۔ صرف اس حصے کے مطالعے سے ایک درست فکر مخلص آدمی اہلِ تصوّف کی ہر کجی کو جان سکتا ہے۔

اس موضوع پر دو ایک کتابیں پچھلے دنوں دیکھیں مگر یہ کتاب زیادہ محنت اور ژرف نگاہی سے عام فہم طرز پر لکھی گئی ہے۔

مقبوضہ کشمیر کے ٹارچر سیل :۔ مرتبہ محمد صغیر قمر۔ ناشر البدر پبلی کیشنز۔ ۲۳ راحت مارکیٹ اردو بازار لاہور۔ صفحات ۱۲۸۔ قیمت ۲۱ روپے۔

اس کتاب کے شروع میں میری ہی ایک نظم درج ہے جس کا ایک شعر اس کتاب کے موضوع کو خوب نمایاں کرتا ہے۔

؎ اس جَور کو سب نے دیکھ لیا جو تم نے سرِبازار کیا
اس ظُلم کو دنیا کیا جانے جو تم نے پسِ دیوار کیا

مقبوضہ کشمیر کی انسانی آبادی اس وقت 'عفریتوں' بہائم اور روبوٹوں کے گھیرے میں ہے' وہ بے رحمی سے قتل و غارت کا بازار گرم کرتے ہیں' مکانوں' دکانوں اور انسانوں کو سپردِ آتش کرتے ہیں' خواتین کے نوامیس پر اجتماعی حملے کرتے ہیں' بے گناہوں کو یونہی گولی مار دیتے ہیں۔

اس کتاب میں ان نوجوانوں کے اپنے بیانات درج ہیں جو بھارتی عقوبت خانوں کے جہنمی حالات کو خود بُھگت کر آئے ہیں اور جنھوں نے بہت سے دوسرے حرّیت پسندوں کو شکنجوں میں کسے دیکھا ہے۔ ان آپ بیتیوں میں بالعموم شروع سے آخر تک بہت سے جزئیات تک کو بیان کر دیا گیا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے بھارت کا متعصب اور مسلم دشمن ہندو کیسے درندہ مزاج سیکولرازم کا علمبردار بنا ہے' اور ہندو ذہنیت کی ناگن اپنے دانتوں میں انسانیت کش نفرت کا کیسا خوفناک زہر لئے ہوئے ہے۔

کاش کہ ان آپ بیتیوں کو فلم بند کر کے ایک بڑے پیمانے کی عالمی عدالتِ ضمیر کے سامنے شہادت کے طور پر لایا جا سکتا اور اسی طرح دوسری تمام دستاویزات اور بیانات اور کارروائیوں کو بھی۔ مگر ابھی مسلمانوں کو جاگنے اور ان کی تخلیقی صلاحیتوں کو کام کرنے میں شاید وقت لگے گا۔ ابھی بھارت اور اسرائیل کے آدم خوروں کو ہمارا مزید خون پینا ہے۔ کتاب میں ٹارچر سیلوں کی فہرست دی گئی ہے۔ اور ان کا کچھ تعارف کرا دیا گیا ہے۔